قبلہ کی طرف ٹانگیں پھیلانا تھوکنا وغیرہ کیسا؟

ریفرنس نمبر: Pin 6305 تاریخ: 04-09-2019

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جان بوجھ کر قبلہ شریف کی طرف ٹانگیں پھیلانا ، تھوکنا، پیشاب کرنا وغیرہ یہ سوچتے ہوئے کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا، نہ ہی ایسا کرنا گناہ ہے اور اسی طرح انجانے میں ایسا کرنے کے بارے میں شرعی رہنمائی فرمائیں کہ ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بغیر کسی صحیح عذر کے جان بوجھ کر قبلہ شریف کی طرف ٹانگیں پھیلانا، تھوکنا اور پیشاب کرنا شرعاً ممنوع و مکروہ افعال ہیں کہ اس طرح کرنے میں قبلہ شریف کی بے ادبی ہے۔ ان افعال میں ٹانگیں پھیلانے کا حکم مکروہ ہے، جبکہ تھوکنے کی ممانعت زیادہ شدید ہے اور اسے حدیث مبارک میں اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ایذا دینا قرار دیا ہے اور علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے تو علامہ قرطبی مالکی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے اسے مکروہِ تحریمی قرار دیا ہے اور قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت تو صریح احادیث اور تصریحاتِ فقہائے احناف کے مطابق گناہ ہے اور اس پر متعدد احادیثِ طیّبہ موجود ہیں، بلکہ اس معاملے میں تو قبلہ کو پیٹھ کر کے بھی پیشاب یا پاخانہ کرنا، ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا یہ کہنا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں، بالکل غلط ہے اور انجانے سے مراد اگر قبلہ کی جہت معلوم نہ ہو ہے، پھر تو گناہ نہیں، لیکن جیسے ہی معلوم ہو، تو فوراً شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق اپنے فعل کی اصلاح کر لے، لیکن اگر انجانے سے مراد شرعی مسئلے سے لاعلمی ہے، تو یہ کوئی عذر نہیں کہ دارالاسلام میں شرعی مسائل سے جہالت عذر نہیں ہوتی، بلکہ حکم یہ ہے کہ شرعی مسائل سیکھے۔

یاد رہے! یہ احکام اس صورت میں ہیں کہ کوئی بد اعتقادی نہ ہو، ورنہ معاذاللہ کسی کا یہ اعتقاد ہو کہ قبلہ کوئی تعظیم والی شے نہیں ہے اور اس وجہ سے ان افعال میں سے کسی فعل کا ارتکاب کرے، تو قبلہ شریف کو ہلکا جاننے کی وجہ سے اُس پر حکمِ کفر ہو گا، لیکن کسی مسلمان سے ایسی سوچ متصور نہیں۔

جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہِ تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں، لیکن اس سے بچنا چاہیے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر میں ہے: ”کرہ (مد رجلیہ فی نوم او غیرہ الیھا) ای عمدا لانہ اساءۃ ادب“ ترجمہ: جان بوجھ کر قبلہ کی

طرف پاؤں کر کے سونا یا اس کے علاوہ جان بوجھ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں قبلہ کی بے ادبی ہے۔
(تنویر الابصار مع الدر، جلد 2، صفحہ 515 تا 516، مطبوعہ پشاور)

علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ اس کے تحت فرماتے ہیں: ”(عمدا) ای من غیر عذر اما بالعذر او السھو فلا (قولہ لانہ اساءۃ ادب) افاد ان الکراھۃ للتنزیہ“ ترجمہ: جان بوجھ کر بغیر عذر کے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، بہر حال عذر یا بھول سے ہو، تو مکروہ نہیں۔ ”کیونکہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے“ یہ کلام اس بات کا فائدہ دے رہا ہے کہ اس کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہے۔ **(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، جلد 1، صفحہ 276، مطبوعہ کوئٹہ)**

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”کعبہ معظّمہ (قبلہ) کی طرف پاؤں کر کے سونا، بلکہ اُس طرف پاؤں پھیلانا، سونے میں ہو خواہ جاگنے میں، لیٹے میں ہو خواہ بیٹھے میں، ہر طرح ممنوع و بے ادبی ہے۔“
(فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 385، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

قبلہ کی طرف تھوکنا سخت ممنوع ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من تفل تجاہ القبلۃ جاء یوم القیامۃ تفلہ بین عینیہ“ ترجمہ: جس نے قبلہ کی طرف تھوکا، وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اُس کا تھوک اُس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) ہو گا۔ **(سنن ابی داؤد، جلد 2، صفحہ 179، مطبوعہ لاھور)**

اور ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اذا قام احد کم الی الصلاۃ فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ مادام فی الصلاۃ“ ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے، تو (نماز میں) اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکے کہ آدمی جب تک نماز میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ **(صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 59، مطبوعہ کراچی)**

نماز میں ہوں یا نماز کے علاوہ، بہر صورت قبلہ کی طرف تھوکنا منع ہے۔ چنانچہ محدث کبیر ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”البزاق الی القبلۃ دائما ممنوع فالشرطیۃ لافادۃ زیادۃ القبح“ ترجمہ: (نماز میں ہوں یا نماز کے علاوہ) قبلہ کی طرف تھوکنا ہمیشہ ممنوع ہے، پس حدیث پاک میں نماز کے ساتھ اسے مشروط کرنا، اس بات کا فائدہ دے رہا ہے کہ نماز میں قبلہ کی طرف تھوکنا زیادہ قبیح (بُرا) ہے۔ **(مرقاۃ المفاتیح، جلد 2، صفحہ 624، دار الفکر، بیروت)**

علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ اسی طرح کی ایک حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”قال القرطبی الحدیث دال علی تحریم البصاق فی القبلۃ فان الدفن لا یکفیہ قیل ھو کما قال وقیل دفنہ کفارتہ وقیل النھی للتنزیہ والاصح انہ للتحریم“ ترجمہ: امام قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث پاک قبلہ کی طرف تھوکنے کے حرام ہونے پر دلالت کر رہی ہے، پس اس تھوک کو دفن کر دینا کافی نہیں ہو گا، ایک قول تو یہی ہے، جو امام قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اور ایک

قول یہ ہے کہ دفن کرنا اس گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور کہا گیا ہے کہ اس نہی سے مراد نہیٔ تنزیہی ہے اور اصح یہ ہے کہ اس سے مراد نہیٔ تحریمی ہے۔ **(عمدۃ القاری، جلد4، صفحہ150، داراحیاء التراث العربی، بیروت)**

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا، مکروہِ تحریمی و ناجائز ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا" ترجمہ: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ، تو قبلہ کی جانب نہ تو منہ کرو، نہ پیٹھ۔ **(صحیح بخاری، جلد1، صفحہ57، مطبوعہ کراچی)**

حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "قدمنا الشام فوجدنا مراحیض بنیت قبل القبلۃ فننحرف ونستغفر اللہ تعالی" ترجمہ: ہم ملکِ شام آئے، وہاں استنجاء خانوں کا رُخ قبلہ کی جانب پایا، تو ہم قضائے حاجت کے وقت قبلہ سے اپنا منہ پھیر لیتے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرتے۔

(صحیح بخاری، جلد1، صفحہ57، مطبوعہ کراچی)

تنویر الابصار مع الدر میں ہے: "کرہ تحریما استقبال قبلۃ واستدبارھا، لاجل بول او غائط" ترجمہ: بول وبراز کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ **(تنویر الابصار مع الدر، جلد1، صفحہ608، مطبوعہ پشاور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

04محرم الحرام1441ھ/04ستمبر2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے